Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدّس نظام کی حفاظت میں میں ہمیشہ سینہ سپر رہوں گا

عقل کی کمی ہو یا تقویٰ کی کمی یہ دونوں طرح جہالت ہے اور نتیجہ صرف اندھیرا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱-۷۶	منگل ۵ر جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ ۱۲؍ نبوت ۱۳۷۰ہش ۱۲؍ نومبر ۱۹۹۱ء	نمبر ۲۵۴

چندہ دینے والا محض اللہ کی رضا کو پیشِ نظر رکھ کر چندہ دیتا ہے اس کا کوئی ذاتی یا جس جماعت کا وہ ممبر ہے اس جماعت کا کوئی مفاد اس کے پیشِ نظر نہیں ہوتا

سویڈن کی جماعت مالمو میں پیدا ہونے والے فتنہ کا تفصیلی تذکرہ و تجزیہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۴؍ اخاء ۱۳۷۰ ہش (۴؍ اکتوبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

تقویٰ اور عقل کے بحران کا فتنہ

"میں کئی مرتبہ پہلے بھی جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں کہ تقویٰ اور عقل کا آپس میں بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر کسی انسان کو عقلی صلاحیتیں ہی عطا نہ ہوئی ہوں تو محض اس کا تقویٰ عقل کے سارے تقاضے پورے نہیں کر سکتا لیکن تقویٰ کے بغیر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور بھرپور عقل بھی کوئی کام نہیں کرتی لیکن عقل کی کمی کو بہت حد تک تقویٰ دُور کر دیا کرتا ہے اور بڑی ٹھوکروں سے انسان کو بچا لیتا ہے۔ بعض فتنے ایسے ہیں یا ہو سکتے ہیں جن کے متعلق یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ فتنے تقویٰ کی کمی سے پیدا ہوئے یا عقل کی کمی سے۔ دونوں صورتیں اپنے طور پر یکساں صادق آسکتی ہیں اور یہ مطالعہ بھی اس لحاظ سے بہت عبرت آموز ہے اور پُر حکمت ہے کہ انسان جب ایسے فتنوں کی کنہہ پر غور کرتا ہے، ان کی عادات اور ان کے اسلوب پر غور کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعینہٖ وہی باتیں کلیتہً عقل کی کمی سے بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور تقویٰ کی کمی سے بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور ایک ہی فتنے کو تقویٰ کے بحران کا فتنہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے اور عقل کے بحران کا فتنہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال مالمو کے فتنے سے ہے جو کچھ عرصہ پہلے یعنی تقریباً گذشتہ دو سال سے وہاں نشوونما پاتا رہا ہے لیکن مقامی امیر نے بھی اور ملک کے امیر نے بھی اُسے میری نظروں سے اوجھل رکھا اور دونوں کا عذر یہ ہے کہ ہم سے بے وقوفی ہوئی ہے۔ اب میرا کام یہ تو نہیں کہ نیتوں کی کنہہ میں اُتر کر اُن کی حقیقت تک پہنچوں اور بتاؤں کہ بے وقوفی نہیں تھی۔ یہ تقویٰ کی بیماری ہے کہیں نہ کہیں اس جڑ کو کوئی بیماری لگی ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں تم سے ایسی ظالمانہ حرکت سرزد ہوئی لیکن اللہ بہتر جانتا ہے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عقل کی کمی کی وجہ سے بھی اگر ایک فتنہ پیدا ہوتا ہے تو جہاں تک (صاحبِ ایمان) کا کام ہے فتنے سے جماعت کو بچانا اس کا فرض ہے اور اگر فتنہ عقل میں پیدا ہو چکا ہو اور یہ بھی احساس نہ رہا ہو کہ اس فتنے سے بچانا ہمارا فرض ہے تو وہاں جا کر مکمل طور پر بحران کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اب میں نیتوں سے واقف نہیں ہوں لیکن خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ جماعت کو ہر فتنے سے متنبہ بھی کروں اور اگر وہ پیدا ہو چکا ہو تو اس سے بچانے کی کوشش کروں۔ اس لئے مجھے اس سے بحث نہیں کہ وہ عقل کے بحران کا فتنہ ہے یا تقویٰ کے بحران کا فتنہ ہے۔ جو بھی فتنہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے رُوحانی طور پر قائم کردہ مقدس نظام پر حملہ آور ہوگا میں اس سے قطع نظر کہ وہ کس بحران کا فتنہ ہے اس کا سر شدت سے کچلنے کی کوشش کروں گا اور اس معاملے میں ایک ذرّہ بھی رحم میرے دل میں پیدا ہونا گناہ عظیم سمجھوں گا۔ کیونکہ انسانوں کی غلطیوں پر انسانوں پر رحم کیا تو جاتا ہے لیکن نظام جماعت کو فنا کرنے کی کوشش اور برباد کرنے کی کوشش خواہ وہ بے وقوفی سے سرزد ہوئی ہے یا کسی اور وجہ سے، اس کے متعلق اس کوشش کو کچلنے میں ہرگز رحم سے کام نہیں لیا جاتا، نہ لیا جا سکتا ہے۔ نہ خدا مجھے اس کی اجازت دیتا ہے۔ میں نے ان لوگوں کو سمجھانے کی بہت کوشش کی اور جب پوری طرح اپنا سر کھپا بیٹھا اور پھر بھی ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی سوائے ایک دو اشخاص کے اور ان کو یہ ہی سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم سے غلطی کیا ہوئی ہے۔ جب یہی نہ پتہ چلے کہ غلطی کیا ہوئی ہے تو اب اس کی یہی صورت ہے کہ ساری دُنیا کی جماعت کے سامنے بتاؤں کہ یہ غلطی ہے۔ آئندہ کوئی بھی اپنی بے وقوفی یا کم عقلی کا عذر رکھ کر ایسی باتوں کا وہم بھی دماغ میں نہ لائے ورنہ نظام سلسلہ کو یہ باتیں نہ صرف آج تباہ کرنے والی ہوں گی۔ بلکہ دُور تک، صدیوں تک اس کے بداثرات ایسے جراثیم کی طرح چمٹ جائیں گے کہ پھر جماعت کے مقدس مالی نظام کی صحت کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔

چندہ محض اللہ کی خاطر دیا جاتا ہے

ساری دُنیا کی جماعتیں جانتی ہیں کہ چندہ دینے والا ہمیشہ محض اللہ کی رضا کو پیشِ نظر رکھ کر چندہ دیتا ہے۔ نہ اس کا کوئی ذاتی مفاد اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے نہ اس جماعت کا مفاد اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے جس جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا وہ ممبر ہے۔ آج اس جماعت کا ممبر ہے کل کسی اور جماعت کا ہو جائے گا اور چندہ دیتے وقت اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں گذرتی کہ جو چندہ میں اس جماعت کے فرد کے طور پر دے رہا ہوں بعد میں میری جماعت کو اس چندے میں سے کتنا حصہ ملے گا اور کتنے فوائد اس کو پہنچیں گے۔ یہ عالمی نظام یعنی جماعت احمدیہ کا مقدس مالی نظام جو خالصۃً للہ ہے اور جب تک خالصۃً للہ رہے گا مقدس رہے گا۔ ایک سو چھبیس ۱۲۶ ممالک میں پھیل چکا ہے اور آج تک میرے علم میں کسی طرف سے ایسی آواز پہلے نہیں آئی تھی کہ جماعت کراچی اتنا چندہ ادا کرتی ہے۔ اس لئے جماعت ربوہ کے اوپر اتنا خرچ نہ کیا جائے بلکہ اتنا جماعت کراچی پر خرچ ہونا چاہیئے۔ جماعت لاہور اتنا ادا کرتی ہے۔ پنڈی بھٹیاں اتنا ادا کرتی ہے۔ پنڈی بھٹیاں کو کیوں ایک (مربی) دے دیا گیا۔ اس کی تو آمد اتنی ہے کہ چند دن کی تنخواہ کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی۔ فلاں ضلع میں کیوں اتنا خرچ کر دیا گیا۔ فلاں کام پر اتنا کیوں خرچ کر دیا گیا۔ ایسے شیطانی وساوس میرے علم میں نہیں آئے۔ حالانکہ وقفِ جدید کا بھی مجھے وسیع تجربہ ہے۔ دوسرے سلسلہ کے کاموں میں بھی ہر قسم کی ادنیٰ خدمات پر میں مامور رہا ہوں اور کبھی آج تک یہ واقعہ میرے علم میں نہیں آیا کہ یہ فتنے اُٹھائے گئے ہوں کہ فلاں علاقہ کی آمد اتنی ہے۔ فلاں شہر کی آمد اتنی ہے۔ اس لئے اُن پر ایسا خرچ کیا جائے۔

ہاں نظام جماعت نے از خود بعض معمولی روزمرہ کے اخراجات کے لئے حصے مقرر فرما رکھے ہیں اور مجلس شوریٰ نے ان کی تعیین کر دی ہے کہ اگر ایک جماعت اتنی رقم ادا کرتی ہے تو اس کے روزمرہ کے شہری اخراجات یا دیہاتی اخراجات چلانے کے لئے اتنا خرچ اس کو مل جانا چاہئیے۔ اسے مرکزی گرانٹ کہا جاتا ہے۔ باقی سب کے متعلق جماعت کی مجلس شوریٰ غور کرتی ہے اور قطع نظر اس سے کہ پیسہ کہاں سے آیا تھا، اس بات پر غور کرتی ہے کہ کہاں خرچ ہونا چاہیئے اور سلسلے کے اعلیٰ مفادات کا تقاضا کیا ہے کہ اسے کیسے خرچ کیا جائے اور یہ بحث کبھی نہیں اُٹھائی گئی کہ فلاں جماعت کے بجٹ کے لئے چونکہ اس کے چندے زیادہ ہیں اس لئے ان کو سپیشل نمائندگی اس غرض سے دی جائے کہ وہ یہ دیکھیں کہ ان کے مفادات کی حفاظت ہو رہی ہے کہ نہیں۔ اس قسم کی باتیں پہلی دفعہ جب میں یورپ کے دورے سے واپس آیا ہوں تو مجھے ایک رات اس طرح ملیں جیسے دل پر بجلی گرتی ہو اور تعجب اس لئے تھا کہ اس سے پہلے میں فتنوں کے خلاف ہی خطبات دے رہا تھا۔ جرمنی میں خطبہ دیا۔ اس سے پہلے ہالینڈ میں دیا تھا۔ یہاں دیا تھا بعد میں ناروے خطبہ دیا اور ان میں سے بہت سے لوگ جو اس فتنے میں ملوث ہیں وہ ساتھ ساتھ پھر رہے تھے اور بڑے اخلاص کا اظہار ہو رہا تھا کہ اب ہمیں خوب باتیں سمجھ آ رہی ہیں لیکن تقویٰ کا بحران کہہ دیں یا عقل کا، یہ ایسا خطرناک بحران تھا کہ اِدھر میں یہاں واپس پہنچا ہوں اور اُدھر امیر صاحب سویڈن کی طرف سے مجھے یہ فیکس ملی ہے کہ آپ کے جانے کے فوراً بعد امیر صاحب مالمو نے مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ بلائی اس میں جو باتیں پیش ہوئی ہیں وہ کچھ اس قسم کی ہیں۔

جماعت سویڈن کا بجٹ چار لاکھ کے قریب ہے جب کہ مالمو کی جماعت کو (مربی) مالمو کے اخراجات شامل کر کے بھی ایک لاکھ سے کم رقم ملتی ہے۔ مالمو کی جماعت کی ضروریات کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا۔ اُن کا ایک مطالبہ تو یہ ہے کہ سال کے شروع میں بجٹ کا سارا حصہ مالمو منتقل کر دیا جائے۔ فنانس کمیٹی میں، مالمو کی متناسب نمائندگی ہو۔ نیشنل مجلس عاملہ میں مالمو کی مناسب نمائندگی ہو۔ جب اس قسم کی باتیں ملیں تو میں نے فوری طور پر پتہ کروایا کہ یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے۔ اور بہت سی ایسی باتیں تھیں جو میں آگے بیان کروں گا جن سے پتہ چلتا تھا کہ کسی مقام کی مجلس عاملہ کا ان باتوں سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ اور پھر جب اس کے متعلق جواب طلبی کی گئی کہ تم مقامی امیر ہو۔ یہ کیسی لغو باتیں تمہارے زیر صدارت ہو رہی ہیں۔ کیوں تم نے فوری طور پر ان کو نہیں کہا کہ ایسی بیہودہ باتیں میں نہیں ہونے دوں گا اور مجلس عاملہ کو برخاست کرتا ہوں اور وہ رپورٹ آگے کیوں نہیں بھجوائی تو جواب یہ ملا کہ یہ تو ان کی بڑی پرانی عادت ہے۔ میں تو ان کو روکتا رہتا ہوں اور یہ مانتے ہی نہیں۔ جب یہ بات سُنی تو میں تو اور حیران رہ گیا کہ یہ کیا قصہ ہو رہا ہے جب امیر سویڈن کی جواب طلبی کی گئی تو انہوں نے پھر وہ فہرستیں بھجوانی شروع کیں، کہ فلاں مجلسِ عاملہ میں یہ بات ہوئی تھی۔ فلاں میں یہ بات ہوئی تھی۔ فلاں میں یہ بات ہوئی تھی اور اس کے اُوپر دونوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسی نے مجھے اطلاع نہیں دی کہ یہ فتنے پیدا ہو رہے ہیں جو جماعت کے عالمی نظام کے تقدس کے خلاف ہیں۔ اس مقدس پانی کو گدلا کرنے والے ہیں۔ اگر ایک جگہ، ایک ملک میں، کسی ایک شہر میں (اللہ پناہ دے) جماعت کی روایات کو ایسے گدلا کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر جماعت مقدس نظام کی حفاظت کی کبھی کوئی ضمانت نہیں رہے گی اور اس کی سنجیدگی کی کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

جماعت مالمو کے فتنہ کے متفرق امور

اب میں آپ کے سامنے متفرق امور جو بعد میں اکٹھے کئے گئے ہیں۔ لمبی بحث و تمحیص کے بعد کہ یہ بھی بتاؤ وہ بھی بتاؤ، قریباً دو ہفتے کی محنت کے بعد ان کے مطالبات کا آخری خلاصہ یہ نکلتا ہے:-

ایک یا دو نمائندے نیشنل عاملہ میں ہوں جو نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کر کے مالمو کی ترقی اور مسائل اور مالی امور پر بحث کر سکیں۔

مجلسِ عاملہ مالمو میں نیشنل مجلسِ عاملہ کی تشکیل پر بحث ہوئی۔ تمام اراکین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آئندہ جماعت سویڈن کی مجلسِ عاملہ تشکیل دی جائے۔

یعنی مجلسِ عاملہ موجود ہے۔ وہ ان کے نزدیک مجلسِ عاملہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح یہ چاہتے ہیں۔ اس طرح تشکیل نہیں ہوئی۔ کہتے ہیں آئندہ نیشنل مجلسِ عاملہ تشکیل دی جائے جس میں تعداد کے اعتبار سے نمائندگی ہو تاکہ گوٹن برگ اور مالمو کی برابر نمائندگی ہو سکے گویا دنیا کے ہر ملک میں یہ فتنہ کھل جائے کہ ہر مرکزی مجلسِ عاملہ جس کا تقرر مجلسِ شوریٰ کی سفارش پر (امام جماعت) کی منظوری سے ہوتا ہے۔ اس میں ایک نئی بحث یہ اُٹھے کہ فلاں فلاں ریجن کے اتنے آدمی ہوں۔ فلاں فلاں ریجن کے اتنے آدمی ہوں اور بعض ملک اتنے بڑے بڑے ہیں جن کے اُوپر یہ اصول عملاً اطلاق پا ہی نہیں سکتا۔ یعنی امریکہ میں لاس اینجلس اور سان فرانسسکو اور ڈیٹرائیٹ وغیرہ سب کی مجلسِ عاملہ مرکزیہ میں متناسب نمائندگی رکھی جائے تو نہ وہ مجلسِ عاملہ کبھی اکٹھی ہو نہ کبھی جماعت کے مسائل حل ہو سکیں اور یہ صرف اتنی بات نہیں ہے۔ ان لوگوں کی عقل میں یہ بات نہیں پڑ رہی کہ یہ مذہبی جماعت ہے کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ کوئی علاقائی جماعت نہیں ہے کہ جہاں سندھ اور پنجاب کے سوال اُٹھ کھڑے ہوں۔ یہ ایسا خوفناک فتنہ نظام جماعت میں داخل کرنے والی بات ہے جو صرف مالی نظام کو نہیں بلکہ جماعت کے عام روزمرہ کے کام کے ڈھانچے کو تباہ کرنے والا ہے۔ یہاں تو تقویٰ پر بجٹ چلتی ہے۔ جتنے بجٹ بنتے ہیں اس میں کبھی کسی نے اس نیت سے نہیں سوچا کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ مجلس شوریٰ کے سب ممبر ہوتے ہیں۔ جہاں جہاں مشن ہیں وہاں ان کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہاں وہ ابتدائی بجٹ تجویز کریں اور اسی طرح مالمو کے بجٹ بھی بنے تھے۔ وہ تجویز مجلسِ شوریٰ میں پیش ہوتی ہے۔ مجلسِ شوریٰ غور کے بعد سفارشات کرتی ہے نہ کہ فیصلے۔ ان سفارشات پر مرکز میں غور ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ ساری سفارشات میرے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ ان کی گہری چھان بین کرتا ہوں۔ کہیں کسی سے کوئی زیادتی نہ ہو گئی ہو یا سقم نہ رہ گیا ہو اور قطع نظر اس کے کہ کس نے کیا دیا ہے ہمیشہ اس بات پر فیصلہ ہوتا ہے کہ کس کو کیا ضرورت ہے اور جماعت کا روپیہ سلسلے کی ضروریات کے لئے کس طرح بہترین رنگ میں خرچ ہو سکتا ہے۔ اس رنگ میں یہ فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں اور اس سارے نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے دو سال سے مسلسل سازشیں چل رہی ہیں اور اس کی مجھے اطلاع ہی کوئی نہیں دی جا رہی۔

= برابر نمائندگی کا حق یعنی علاقائی نمائندگی برابر ملے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر مالمو مشن کے متعلق بحث ہوئی کہ اس مشن پر جتنا خرچ ہونا چاہیئے اتنا خرچ نہیں ہو رہا۔ یہاں تک کہ بالآخر مجلس عاملہ مالمو نے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ جماعت مالمو نے کوئی رقم مالمو مشن کے لئے جمع کی تھی وہ مالمو کو واپس ملنی چاہیئے۔

ایک ایک پائی واپس کر دی جائے

باقی امور کی طرف آنے سے پہلے میں اس کا قضیہ تو چکا جاؤں۔ مالمو مشن جب خریدا گیا ہے تو مالمو کی جماعت نے ایک لاکھ چھ ہزار آٹھ سو پچاس کرونر چندہ پیش کیا تھا۔ نام بنام سب کی فہرست میں نے منگوالی ہے اور دیکھ لیا ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کے متعلق ابھی بھی میرا دل یقین نہیں کر سکتا کہ تقویٰ کی کوئی بھی کمی ہوگی۔ کیونکہ دیر سے میں جانتا ہوں لیکن عقل کی کمی کے متعلق کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اگر عقل کی اتنی کمی ہو جائے کہ عملاً نتیجہ تقویٰ کی کمی پر منتج ہو تو انسان بالکل بے اختیار ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو بھی لازماً زیرِ تعزیر لانا پڑتا ہے۔ تین لاکھ پینسٹھ ہزار میں یہ مشن خریدا گیا تھا جس کے اوپر مرمتوں وغیرہ پر مزید اخراجات بھی ہوتے رہے۔ اس میں سے ایک لاکھ چھ ہزار آٹھ سو پچاس اس جماعت کے افراد نے دیا تھا اور آج اتنے سال کے بعد یہ مطالبہ ہے کہ جو ہم نے اس مشن میں چندہ دیا تھا ہمیں واپس کیا جائے۔

میں نے عام دستور سے ہٹ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کی ایک ایک پائی ہر اس شخص کو واپس کی جائے جس نے یہ چندہ دیا تھا اور یہ فیصلہ کہ آئندہ کبھی ان لوگوں سے چندہ وصول کرنا ہے کہ نہیں، یہ بعد میں کیا جائے گا۔ مشن جاری رہے نہ رہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اس مشن میں کوئی ناپاک آنہ بھی داخل نہیں ہوگا جس کے متعلق خدا کے حضور پیش کرنے کا ادعا کر کے بعد میں کوئی مطالبہ کرے کہ یہ ہمیں واپس کیا جائے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو اپنے غلاموں کی ایسی پاکیزہ تربیت فرمائی ہے کہ یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو تحفہ دے دے اور پھر اُس سے واپس مانگے تو یہ ایسی ہی بات ہے جیسے قے اُلٹ کر پھر اُسے خود نگل جائے اور چاٹ جائے۔ یہ مثال بہت ہی عظیم مثال ہے کیونکہ عقل سے عاری جانور جن کو پتہ نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں وہ بعض دفعہ ایسا کیا کرتے ہیں۔ گندی غلیظ قے کی ہے اور پھر اس کے بعد اس کو چاٹ گئے۔ اب تحفے سے ایسا سلوک کرنا کہ گویا وہ واپس مانگا جاسکتا ہے اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ پاک تھا ہی نہیں۔ یہ وہ مصلحت ہے جو میں آپ کو سمجھانی چاہتا ہوں۔ جب میں نے کہا۔ یہ گندا پیسہ اس میں نہیں آئے گا تو کوئی غصے کا فتویٰ نہیں ہے بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو تمام حکمتوں کا سرچشمہ تھے ان کی ایک بہت ہی عظیم گہری نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ جب آپ نے ایک عام انسان کے متعلق یہ فرمایا کہ جب تم اس کو تحفہ دیتے ہو اور پھر واپس لینے کا سوچتے ہو تو ایسی ہی بات ہے جیسے قے کر کے اُسے واپس لو تو وہ تحفہ تحفہ تھا ہی نہیں وہ ایک گندگی تھی جو کسی کی طرف بھیجی گئی تھی اور تم نے عملاً اس گندگی کو خود چاٹ لیا تو اگر انسانوں سے معاملات میں ایسی اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے تو خدا کے معاملے میں تو بے انتہاء احتیاط کی ضرورت ہے۔ جبھی خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ تمہارے تحفوں میں سے کچھ بھی خدا کو نہیں پہنچتا۔ پاک اور پُرخلوص نیتیں، طیبات پہنچتے ہیں جن کا تقویٰ کے اعلیٰ مضامین سے تعلق ہے۔ دل کی خاص کیفیات سے تعلق ہے جو تقویٰ کے نتیجہ میں لہر در لہر پیدا ہوتی ہیں اور مالی قربانی میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں، وہ چیزیں ہیں جو خدا کو پہنچتی ہیں تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک چیز کو قے قرار دے دیں تو میں کون ہوں کہ اسے مقدس مال سمجھ کے سلسلے کے مال میں شامل رکھوں۔ اس لئے میں نے جو ہے یہ تو واپس ہوگی اور میں نے اعلان کر دیا ہے کہ اس معاملہ میں کوئی عذر نہیں سُنا جائے گا۔ یہ روپیہ ان کو واپس کیا جائے گا۔ مشن جماعت کا ہے اس سے یہ لوگ استفادہ بہرحال کریں گے جب تک وہ مشن قائم رہے گا۔

ایک فرضی بات جس کا کوئی وجود نہیں

آگے ایک مطالبہ ہے سابقہ سالوں میں مالمو کے لئے جو بجٹ ہوتا تھا وہ چونکہ مالمو کو نہیں دیا گیا وہ اب واپس مالمو کو ملنا چاہیئے۔

اب وہ کونسا بجٹ ہوتا تھا جو مالمو کو نہیں دیا گیا۔ یہ ایک ایسی فرضی بات ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔ یہ فتنہ دو سال سے شروع ہوا ہوا ہے جب سے ایک خاص انسان وہاں امیر کے طور پر مقرر ہوا ہے۔ اس سے پہلے کبھی یہ آواز نہیں اٹھی تھی لیکن آگے جا کر میں اس معاملے پر مزید روشنی ڈالوں گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ وہ کونسا بجٹ تھا؟ واقعۃً جب میں نے تحقیق کرائی تو جتنے اخراجات مالمو اُٹھتے آئے ہیں وہ ہیڈ کوارٹر یعنی گوٹن برگ میں جو مرکز قائم ہے اس کی طرف سے ادا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی کہ انہوں نے کوئی جائز خرچ کیا ہو۔ بجٹ کے اندر خرچ کیا ہو جو ان کو ادا نہ کیا گیا ہو اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ اپنی مالی قربانی میں باقیوں سے بہت بڑھ کر ہیں اور ان پر کم خرچ ہو رہا ہے اس کے متعلق میں آگے جا کر بات کرتا ہوں۔

پھر یہ بے باکی میں یہاں تک آگے بڑھے ہیں کہ وہ ذیلی تنظیمیں جن کا مجلسِ عاملہ مالمو سے کیا مجلسِ عاملہ سویڈن سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کی مجالس اپنے الگ بجٹ بناتی ہیں۔ ان کی الگ مجلسِ شوریٰ ہوتی ہے۔ ان کے معاملات نیشنل مجلسِ عاملہ میں زیرِ بحث آ ہی نہیں سکتے۔ اگر کوئی شکایت پیدا ہوتی ہے تو امیر کے تابع ہیں۔ امیر کا کام ہے کہ مجھے بتائے کیا خطرناک باتیں ہو رہی ہیں اور خدا کے فضل سے کیا نہیں ہو رہا۔ اور بالعموم جہاں تک میرا علم ہے خدا کے فضل سے دُنیا بھر میں بڑی عمدگی کے ساتھ یہ نظام جاری ہے۔ جب یہ بات آگے بڑھنی شروع ہو جائے تو پھر مُنہ کھلنے چلے جاتے ہیں۔

۱۴؍جنوری ۱۹۹۰ء کے اجلاس میں ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ ذیلی تنظیموں کے چندہ کا لوکل حصّہ ان کو ملنا چاہیئے۔

اب مجلس عاملہ مالمو سے اس کا کیا تعلق ہے۔ پھر ان کو اور اعتراض نہیں سُوجھتے تو پھر یہ اعتراض بنایا گیا کہ۔

امیرِ ملک کو حملے کا نشانہ بنانا

میں جب دورے پر گیا ہوں تو میں نے ان کے ساتھ مل کر اجتماعی کھانا نہیں کھایا اور اس پر حملے کا نشانہ امیرِ ملک کو بنا دیا گیا اور یہ بحث مجلسِ عاملہ میں ہوئی کہ گویا میں تو تیار بیٹھا تھا۔ امیرِ ملک نے عمداً اسی رنگ میں غلط طور پر ان کی درخواست پیش کی کہ میں اس کو رد کرنے پر مجبور ہو گیا یعنی دماغ کا ایسا TWIST ہے، ایسا ٹیڑھا پن ہے کہ آدمی کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ نہ امیر سے پوچھا کہ آپ نے کیا پیش کیا تھا۔ کیوں رد ہوا۔ نہ مجھ سے پوچھا۔ میں وہاں گیا ہوں اور بات نہیں کی اور جب سب واقعات گزر گئے تو وہاں آخری مجلسِ عاملہ میں یہ بحث اٹھا دی کہ دیکھو امیر تمہارا کیسا دشمن ہے کہ وہاں تو دعوت ہوئی لیکن یہاں نہیں ہوئی۔

واقعہ یہ ہے کہ جب امیر صاحب نے مجھ سے درخواست کی دونوں جگہ کے لئے، مالمو اور گوٹن برگ کے لئے تو میں نے ان کو بتایا کہ آپ کچھ عقل سے کام لیں۔ میرا دورہ اتنا مصروف ہے کہ صبح سے رات تک میں چکر میں ہوں اور چند منٹ نہیں ملتے سکون سے الگ بیٹھنے کے۔ آپ کے ساتھ جماعتی خدمت کے جتنے کام ہیں میں حاضر ہوں۔ سوال جواب میں مجھے بٹھائیں۔ ملاقاتیں کروائیں۔ سب کچھ کے لئے حاضر ہوں لیکن چند منٹ گھر میں الگ بیٹھنے دیں، تاکہ تھوڑا سا سکون ملے۔ دوسرے دن پھر صبح صبح سفر کرنا ہے تو اس پر انہوں نے بات تسلیم کر لی اور اس وجہ سے میں نے معذرت کی۔ جب میں مالمو پہنچا ہوں تو صبح نو بجے سے سفر شروع کیا ہوا، چار بجے ہم وہاں پہنچے ہیں اور چونکہ ایسی غلط فہمی ہو گئی تھی کہ ہمیں مشن کا کوئی پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ کدھر ہے اور اس طرح ہمیں دیر ہو گئی۔ جاتے ہی بغیر کسی اور آرام یا وقت کے ضیاع کے نماز کے لئے واپس آیا ہوں۔ نماز کے معاً بعد اُن سے ملاقاتیں کی ہیں۔ جتنی ملاقاتیں انہوں نے رکھی تھیں سوائے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے جس سے مَیں جماعتی طور پر ناراض تھا اور ملنا نہیں چاہتا تھا۔ باقی سب سے ملاقات کی۔ پھر مجلس سوال و جواب کے لئے نیچے آیا۔ پھر خواتین کو ان کی مجلس سوال و جواب کا الگ وقت دیا اور جب تک یہ سارا سلسلہ ختم نہیں ہو گیا اس وقت تک مَیں ان کے ساتھ بیٹھا، پھر نمازیں پڑھیں اور پھر مَیں اُوپر آیا ہوں۔ اس پر یہ اعتراض کہ رات کو کھانا نہیں کھایا اور اس کے لئے مجھے تو براہِ راست کوس نہیں سکتے تھے اسی کو فتنے کا بہانہ بنا لیا کہ امیر نے ایسا کیا ہو گا اور نہ وہاں مجھ سے پوچھا نہ بعد میں امیر سے پوچھا۔

جماعت کے مقدس عالمی نظام کی حفاظت

یہ ٹیڑھی سوچ ایک دن کی سوچ نہیں ہے۔ یہ لمبے عرصے سے پلتی چلی آ رہی ہے۔ جب مَیں نے تحقیق کی اور پوری طرح چھان بین کی تو جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ ایک تو حد سے زیادہ دونوں اشخاص کی عقل کا بحران ہے۔ اگر اَور کچھ نہیں کہ ان فتنوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور مطلع نہیں کر رہے۔ پتہ ہے کہ جماعت کے عالمی نظام کے تقدس کے خلاف باتیں ہیں۔ سلسلے کی ساری مالی روایات میں کبھی ایسے فتنے نہیں ہوئے۔ نہ کبھی مجلسِ عاملہ کو اس رنگ میں تشکیل دیا گیا ہے کہ کس ریجن کی کتنی نمائندگی ہوتی ہے لیکن بڑے آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کوئی واقعہ ہی نہیں ہو رہا۔ جب پوچھا گیا کہ کیوں جناب! آپ جو مقامی امیر صاحب ہیں آپ کی آنکھوں کے نیچے یہ باتیں ہو رہی ہیں آپ کس غرض کی دوا تھے تو جواب دیا گیا کہ مَیں تو اس معاملہ کو آگے امیر صاحب کے سپرد کر دیا کرتا تھا اور کہتا تھا آپ جانیں اور یہ لوگ جانیں۔ آپس اور ان کو سمجھائیں۔ حیرت انگیز بات ہے۔ یہ تو بالکل ویسی بات لگتی ہے جیسے بعض دفعہ سیاسی طور پر بعض صوبوں کے وزراءِ اعلیٰ مرکز سے صوبے کو ٹکرانے کی خاطر اُن کی تائید میں باتیں کرتے ہیں۔ ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعد میں وہ مرکز سے کہتے ہیں کہ آؤ جی! اِن سے نپٹو۔ یہ ان کے جائز اعتراضات ہیں یا شکایات ہیں۔ ان کو آ کر سمجھاؤ۔ ہم تو بیچ میں ایک طرف بیٹھے ہیں۔ ایک طرف بیٹھنے کا مطلب کیا ہے۔ جس شخص کی جماعت میں لمبی تربیت ہوئی ہو، جس کو نظامِ جماعت کا بھی تجربہ ہو۔ لمبا عرصہ سلسلے نے اس پر محنت کی ہو اس کو اتنا نہیں پتہ کہ جماعت کا مالی نظام ہے کیا اور جماعت کا مجلسِ شوریٰ کا کیا نظام ہے اور جماعت کا تنظیمی ڈھانچہ کیا ہے۔ کس طرح یہ باتیں چلتی ہیں اور لاعلمی کا عذر تو قابلِ قبول ہے ہی نہیں کیونکہ اتنی بار خطبات میں مَیں ان باتوں پر روشنی ڈال چکا ہوں کہ لاعلمی سے مراد سوائے اس کے کہ جہالت ہو اور کچھ نہیں کہا جا سکتا اور جہالت کا معنی کیا ہے وہ مَیں آگے جا کر مزید آپ کے سامنے کھولتا ہوں۔ ان معاملات میں لاعلمی کا کوئی عذر قابلِ قبول نہیں ہو سکتا کیونکہ جس چیز سے کھیلا جا رہا ہے اس کی حرمت میرے نزدیک بہت بڑی ہے اور مَیں ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ جماعت کے مقدس عالمی نظام کو کسی طرح بھی آنچ پہنچنے دوں۔ عالمی نظام خواہ مالی ہو یا انتظامی ہو دونوں جگہ مقدس ہے اور کسی حماقت کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ان معاملوں میں فتنے برپا کرے۔

شکایات بلاتاخیر امام جماعت کے علم میں آنی چاہئیں

اب صورتِ حال یہ بنتی تھی کہ مالمو کے متعلق دو سال سے ایک کیس (تعمیر) BUILD ہو رہا ہے اور یہ اثر ڈالا کہ ساری جماعت اس میں شامل ہے۔ ساری مجلسِ عاملہ شامل ہے کیونکہ ان کی تائید کی ہوائیں ہیں۔ آواز یہ اُٹھ رہی ہے کہ آپ کی خاطر، آپ کے حقوق کی خاطر یہ باتیں ہو رہی ہیں اور مجھ سے اس بات کو مخفی رکھا جا رہا ہے حالانکہ یہ سارے جانتے ہیں اور بار بار مَیں بتا چکا ہوں کہ اگر کسی جگہ کسی احمدی کے دل میں خواہ وہ مجلسِ عاملہ کا ممبر ہے یا نہیں، عہدیدار ہے یا نہیں، سلسلے کے مالی نظام یا کسی اَور معاملہ میں کوئی شکایت ہو تو اس کا حق ہے اور بعض جگہ فرض بن جاتا ہے کہ وہ بلاتاخیر مجھے اس کی اطلاع کرے۔ لیکن طریقِ کار یہ ہے کہ دستور کے مطابق جو چینل بنی ہوئی ہے جو رستہ بنا ہوا ہے وہ اس کو اختیار کرے۔ مثلاً اگر مقامی امیر کے خلاف شکایت ہے تو مقامی امیر کی وساطت سے اطلاع آنی چاہئیے۔ اگر کسی عہدیدار کے خلاف شکایت ہے تو اس کی وساطت سے آنی چاہئیے۔ اگر مرکزی امیر سے شکایت ہو تو اس کی وساطت سے آنی چاہئیے لیکن ساتھ ہی بار بار مَیں یہ بات کھول چکا ہوں کہ اگر آپ کو یہ گھبراہٹ ہو، یہ وہم ہو کہ آپ کی شکایت پر کوئی بیٹھ رہے گا تو اس کی نقل براہِ راست مجھے بھجوا دیجئے۔ نقل بھجوانے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر مَیں دیکھوں گا کہ کس حد تک زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی اور جماعت کا جو مالی نظام ہے یہ تو ایسا ٹھوس اور مضبوط اور سقم سے پاک نظام ہے کہ کبھی کسی افریقن ایشیائی ملک میں ایسا فتنہ نہیں پیدا ہوا۔ یورپ میں اس ملک کے سوا کہیں یہ فتنہ پیدا نہیں ہوا۔ جماعت جرمنی بھی ہے۔ بہت بڑے بجٹ ہیں۔ ان کا بجٹ تو اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں بنتا بلکہ اس سے بھی بہت کم ہو گا لیکن بڑی بڑی جماعتیں مختلف جگہ اکٹھے گچھوں کی صورت میں موجود ہیں۔ فرینکفرٹ میں مرکز ہے اور ہمبرگ میں جماعتوں کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے جس طرح ستاروں کا جھرمٹ ہوتا ہے اس طرح وہاں اکٹھی ہوئی ہوئی جماعتیں ہیں۔ اسی طرح ساؤتھ میں ہائیڈل برگ اور اس سے نیچے میونخ کی طرف یہاں بھی کئی جگہ جماعتوں کے گچھے ہیں کبھی کسی فردِ جماعت نے یا جماعت نے یہ نہیں کہا کہ جی! فرینکفرٹ پر خرچ ہو رہا ہے اور ہماری متناسب نمائندگی ہونی چاہئیے اور ہمیں اس کے حقوق ملنے چاہئیں۔

جرمنی کی جماعت کا قابلِ محبت نمونہ

ایک اَور فرق جو جرمنی کی جماعت اور اس جماعت میں ہے وہ یہ ہے کہ جب مَیں نے جرمنی کی جماعت کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا تو ساری جماعت نے بلا استثناء فوراً بات کو سمجھا اور یک زبان ہو کر ان باتوں سے نہ صرف بیزاری کا اظہار کیا بلکہ کامل طور پر آئندہ اپنے خلوص، اپنی وفا اور امارت سے اپنی وابستگی کے متعلق مجھے یقین دلائے۔ یہاں تک کہ جن باپوں کے متعلق شکایت تھی ان کے بیٹے گھروں کو لوٹے تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں لیکن جو (امام جماعت) کہہ رہے ہیں وہ بالکل سچی بات ہے۔ آپ کا قصور ہے۔ بیویوں نے خاوندوں پر یہ بات واضح کر دی کہ آپ کے حقوق اپنی جگہ لیکن جہاں تک نظامِ جماعت کا تعلق ہے آپ کی غلطی ہے تو آپ اس کو بھگتیں گے اور اس معاملہ میں ہمیں اپنے ساتھ نہیں پائیں گے۔ پندرہ، بیس ہزار کی جماعت ہے۔ ایک واقعہ بھی نہیں ہوا کہ جس میں ادنیٰ سی بھی کجی پائی گئی ہو اور جب لوگ کہتے ہیں کہ آپ جرمنی کی جماعت کی محبت کی باتیں کرتے ہیں تو کیوں نہ کروں۔ جو (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت سے محبت رکھتا ہے مَیں اس سے محبت کروں گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ جو (دینِ حق اور بانیٔ سلسلہ) کی مقدس جماعت سے پیار کرنے والا ہو میرے دل میں اس کی قدر نہ ہو لیکن اس جماعت کی بدنصیبی کہ ۱۵ دن سے سمجھا رہا ہوں اور بار بار یہ اصرار ہے کہ ہم سے تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ آپ کیا کہتے ہیں بغاوت؟ بغاوت! کیسی بغاوت؟ اور حلفاً بیان آ رہے ہیں امیر صاحب کے کہ مَیں حلفاً گواہی دیتا ہوں کہ آج تک مجلسِ عاملہ نے کبھی کوئی نظامِ سلسلہ کے خلاف باغیانہ بات نہیں کی۔ اور آج ہر مجلس کے الگ الگ خط آ رہے ہیں کہ ہم حلفاً اقرار کرتے ہیں کہ ہم سے باغیانہ باتیں ہوئیں۔ جب سزا کا آخری قدم اٹھایا ہے تب ان کو ہوش آئی ہے۔ تب ان کو سمجھ آنی شروع ہوئی ہے۔ عجیب دماغی حالت ہے۔

عقل حقیقت میں تقویٰ کا دوسرا نام ہے

پس فتنہ خواہ تقویٰ کے بحران کا ہو یا عقل کے بحران کا ہو عملاً ایک ہی چیز بن جاتا ہے۔ اسی لئے میں ہمیشہ زور دیا کرتا ہوں کہ عقل حقیقت میں تقویٰ کا دوسرا نام ہے، سوائے اس کے کہ کسی کو ذہنی صلاحیتیں عطا نہ ہوئی ہوں۔ وہ الگ مسئلہ ہے لیکن اس کی تفصیل میں مَیں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ میرے ذہن پر یہ بات خوب روشن ہے کہ ان دونوں کے اندرونی تعلقات کیا ہیں لیکن بیرونی نظر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمومی طور پر دیکھا جائے تو عقل اور تقویٰ ایک ہی چیز کے دو نام قرار دیئے جا سکتے ہیں اور جہاں تک فتنوں کا تعلق ہے، مَیں نے اس مضمون پر غور کیا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر دل سے بے حد درود نکلے کہ کتنی گہری باتیں، کتنی دیرپا باتیں ہماری ہدایت کے لئے آپؐ بیان فرما گئے ہیں اور جب قرآن کریم کی روشنی میں ان کو حل کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ وہی اصول جو دنیاوی معاملات میں کارفرما ہیں وہی رُوحانی دنیا میں بھی اسی طرح کارفرما ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ (۔) دیکھو! مَیں تمہیں متنبہ کرتا ہوں۔ ہرگز بعید نہیں ہے کہ غربت کُفر میں تبدیل ہو جائے۔

غربت کے کُفر میں تبدیل ہو جانے کا مطلب

اب غربت سے کیا مراد ہے؟ دولت سے کیا مراد ہے؟ اگر مادّی لحاظ سے دیکھا جائے تو دُنیا کی غربت بھی کُفر میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اشتراکیت کے پیدا ہونے کے متعلق اس میں ایک بہت گہری پیشگوئی تھی (ہرگز بعید نہیں کہ غربت کفر میں تبدیل ہو جائے) کا اطلاق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ پر تو نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہاں تو یہ عالم تھا کہ جتنا غریب تھا اتنا ہی زیادہ شیدائی اتنا ہی زیادہ عاشق اور اصحاب الصفہؓ نے تو وہ روایات قائم کر دی ہیں جو مذہب کے آسمان پر ہمیشہ چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح جڑی رہیں گی اور کوئی نہیں جو اُن کے نُور کو کم کر سکے۔ غریب سے غریب، ادنیٰ سے ادنیٰ سے آدمی جس کو کچھ بھی استطاعت نہیں تھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ایسے ولولے رکھتا تھا کہ ایک موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تحریک فرمائی اور بعض ایسے بھی اصحاب الصفہؓ تھے جن کے پاس کچھ نہیں تھا انہوں نے کلہاڑے پکڑے یا عاریۃً لئے، جنگل میں نکلے، لکڑیاں اکٹھی کیں اور واپس آکر بیچیں۔ جو کچھ ہاتھ آیا وہ خدمتِ دین میں پیش کر دیا تو یہ بات ہمیشہ میرے پیشِ نظر رہی کہ لازماً اس میں کوئی پیشگوئی ہے ورنہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کے زمانے کے غریبوں پر تو یہ اطلاق نہیں پا رہی۔ اس زمانے کا جو فقر تھا وہ نورِ ایمان میں بدلا ہوا تھا اور کادَ کا لفظ بتا رہا ہے کہ اس کے اندر تنبیہہ ہے جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہے اور بعض احتمالات سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان غرباء میں کوئی کُفر کی باتیں دیکھی تھیں۔ مراد یہ تھی کہ وہ غرباء جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تربیت یافتہ نہ ہوں ان کے لئے خطرہ ہے جو نُورِ نبوّت کے نیچے نہیں پلتے ان کے لئے خطرہ ہے کہ ان کا فقر کُفر میں تبدیل نہ ہو جائے اور دوسرے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے آئندہ کے زمانے کے متعلق یہ ایک بنیادی اصول بیان ہوا تھا کہ جو قومیں اپنے غریبوں کا فکر نہیں کرتیں ان کے غریبوں کی غربت بالآخر دہریت پر منتج ہو جایا کرتی ہے۔ وہ خدا کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ باغی ہو جاتے ہیں اور اشتراکیت کے عروج نے جو اس صدی کے آغاز میں شروع ہوا بعینہٖ وہ منظر پیش کیا ہے لیکن گذشتہ صدی میں اس کی بنیادیں رکھی جا رہی تھیں اور وہ بھی بعینہٖ اسی اصول پر کہ غربت کفر میں تبدیل ہو رہی تھی۔ پہلے غربت کے اثرات کے نتیجہ میں دہریت کا ایک فلسفہ وجود میں آیا ہے۔ پھر اس کے نتیجہ میں مارکس ازم لینن ازم پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری طرف جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .. (۔) (سورۃ البقرہ آیت: ۲۷۰) اللہ تعالیٰ جس کو چاہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جو شخص بھی حکمت دیا جائے، جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکمت دی جائے اُسے گویا خیرِ کثیر عطا ہو گئی یعنی اُسے زرِ کثیر عطا کیا گیا۔ کثرت سے مال دے دیا گیا تو حکمت کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں زرِ کثیر کے طور پر پیش کیا۔ گویا حکمت کی کمی غربت ہے۔ اگر حکمت کثرتِ مال پر دلالت کرتی ہے تو حکمت کی کمی غربت پر دلالت کرتی ہے یہ بالکل ایک دوسرے کا برعکس ہیں اور بعینہٖ یہ مضمون دونوں جگہ صادق آتا ہے۔ اگر حکمت مال ہے تو حکمت کی کمی غربت ہے اور حکمت کی کمی بھی لازماً کُفر میں تبدیل ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو سمجھنے کے بعد اس محاورے کی سمجھ آجاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پہلے کے زمانے کو جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں کُفر کا زمانہ نہیں کہتے۔ جاہلیت کے اندر ایک مخفی کفر ہے۔ جاہلیت کُفر میں اس وقت تبدیل ہوتی ہے جب دوٹوک حکم نازل ہو جاتا ہے کہ یہ کرنا ہے یا وہ کرنا ہے۔ اس وقت جاہلیت کے اندر دبا ہوا کُفر سر اٹھاتا ہے اور انکار کر دیتا ہے۔ پس یہ بہت ہی عظیم اصطلاح ہے جو قرآن کریم نے استعمال فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے سے پہلے کو جاہلیت کا زمانہ قرار دیا یعنی رُوحانی لحاظ سے انتہائی غربت کا زمانہ۔ فقر اور فاقوں کا زمانہ اور وہی عقلی فقر تھا جو کُفر میں تبدیل ہو گیا۔ پس مجھے اس سے بحث نہیں ہے کہ یہ فتنے پیدا کہاں سے ہوئے تھے۔ براہِ راست تقویٰ کا قصور تھا یا عقل کا قصور تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل کر دیا ہے۔ ہمیں یہ تو حق نہیں دیا کہ کسی کے دل میں اُتر کر اُس کی نیتوں پر حملہ کرو۔ مگر یہ حق بھی دیا اور پہچان بھی دی کہ جہاں نیتوں کے نتائج بے وقوفی پر منتج ہوں، سخت حماقتوں کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہوں وہاں تمہیں حق ہے کہ کہو کہ ان باتوں کا تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کُفر کی باتیں ہیں۔ پس جدھر چاہو کروٹ بدلو۔ خواہ اپنے تقویٰ کی کمی کا قصور تسلیم کرو یا عقل کی کمی کا قصور تسلیم کرو۔ ظلم بہت بڑھا ہوا ہے اور اب زبانی طور پر یا تحریری طور پر کہہ دینا جی! ہم تو جاہلیت کی غلطیاں کرتے تھے معاف کر دینا۔ یہ سرسری باتیں ہیں۔ اس طرح یہ حل ہونے والی نہیں ہیں۔ ان کے متعلق مزید تحقیق ہو گی اور معین فیصلے کئے جائیں گے لیکن یہ فیصلہ تو بہرحال کیا جا چکا ہے کہ جس نے اپنے چندے کو تھے بنا دیا وہ ثواب خدا کی طرف واپس نہیں لوٹے گی۔ وہ تو آپ کی جیبوں کو زیب دے گی اور سلسلے کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تمام دُنیا کی جماعتیں نصیحت پکڑیں

تمام دُنیا کی جماعتوں کو اس سے نصیحت پکڑنی چاہیئے۔ نظامِ جماعت میں کسی ناانصافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جب ہر فرد کو یہ حق ہے اور بعض جگہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا، فرض ہے کہ وہ (امام جماعت) سے ہر وقت براہِ راست تعلق قائم کر سکتا ہے اور لوگ جب اپنی ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں کرتے ہیں تو نظامِ جماعت میں کیوں مجھ پر رحم کرتے ہیں۔ کسی کی بہو ناراض ہو گئی۔ کسی کا بیٹا روٹھ گیا کسی کے بچے کو فلاں لت لگ گئی۔ وہ اطلاعیں مجھے دیتے ہیں سمجھتے ہیں میرا حرج کوئی نہیں ہے۔ لیکن جب نظامِ جماعت میں رخنہ پیدا ہو رہا ہو تو کہتے ہیں ہم اس لئے نہیں بتا رہے تھے کہ آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ بھی نیّت کا فتور ہے یا وہی کہنا چاہیئے کہ یا نیّت کا فتور ہے یا پھر عقل کا فتور ہے۔ دونوں صورتوں میں نتیجہ وہی نکلے گا کہ بات کُفر کی بن جائے گی۔ اب مَیں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب جن کے دور میں یہ سب کچھ ہوا ہے بہت ہی ہوشیار آدمی ہیں۔ بڑی محنت کے ساتھ سلسلے کے کام بھی کئے۔ بچوں کو پڑھایا۔ بڑوں کے دل جیتے اور ان کی تائید میں باتیں ہوتی رہیں اور مثلاً لیے سارے ایسے ہیں جو اُن کو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری خاطر ہیں اور ساتھ ہی مسلسل اپنا دامن بچاتے رہے کہ جی! مَیں نے تو یہ اطلاع امیر صاحب کو کر دی ہے اور امیر صاحب بڑے تجربہ کار ہیں۔ وہ بڑے سمجھدار آدمی ہیں۔ وہ آپ کو خود بتا دیں گے اور سمجھ لیا کہ مَیں تو دونوں طرف سے بری الذمہ ہوں۔ یہ بھی ایک سوچا جا سکتا تھا مگر مَیں یہ نہیں سوچتا۔ دماغ میں یہ احتمال پیدا ہوا بھی ہے لیکن یہ احتمال مَیں زبردستی رد کرتا ہوں کیونکہ اس صورت میں ہر قدم پر مجھے ان کی نیت پر حملہ کرنا پڑے گا لیکن بے وقوفی اس حد تک کہ ان سب باتوں کے متعلق علم ہونا چاہیئے جو جماعت کے ایک بچے کو بھی علم ہونا چاہیئے کہ یہ باتیں نظامِ سلسلہ کے خلاف ہیں۔ اُن پر اپنی ذمہ داری محسوس کرنے کی بجائے اُس ذمہ داری کو اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسر بالا کی طرف انساں منتقل کرتا چلا جائے اور اس پر خاموش بیٹھا رہے اور جماعت میں ہر دلعزیز رہے۔ یہ بہت خطرناک بات ہے۔ اگر یہ بے وقوفی کا فتنہ ہے تو بہت ہی سخت فتنہ ہے۔ ایسا (مربی) جو قابل اعتراض باتوں پر ٹوکتا ہو اور سختی سے آگے مطالبہ کرتا ہو وہ ہر دلعزیز نہیں رہ سکتا۔ اس کے خلاف باتیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ساری جماعت اس کی تائید میں ہو کہ جی! بہت ہی بہترین خدمت کرنے والا ہو اور باتیں یہ کر رہی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی قصور کہیں واقعہ ہوا ہے۔ جماعت تو اس حد تک پکڑے گی جس حد تک بے وقوفی کے نتائج سامنے آئیں گے۔ اگر نیت کا بھی فتور ہے تو جماعت کی پکڑ پر معاملہ ختم نہیں ہوگا۔ اللہ کی پکڑ جاری رہے گی کیونکہ وہ نیتوں کی کنہہ تک پہنچتا ہے اور پھر اس سلسلے کو جاری رکھتا ہے جب تک کہ اس شخص کی نیتیں کڑوے پھل بن کر اس کے سامنے ظاہر نہیں ہو جاتیں۔ اس لئے نیتوں کے معاملے میں مجھ سے معافی نہ مانگیں۔ نہ میں اس میں دخل دیتا ہوں۔ نہ مجھے معافی کا حق ہے۔ خدا سے معافی مانگیں اور اپنے آپ کو ٹٹولیں۔ مجھ پر یہ الزام بے شک لگائیں کہ ضرورت سے زیادہ سختی کی۔ ہم تو سادگی میں باتیں کرتے تھے۔ مجھے اس الزام کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں جماعت کو کسی فتنے میں ملوّث نہیں ہونے دوں گا اور تازندگی یہ میرا عہد ہے کہ خدا کی قسم! میرا ذرہ ذرہ بھی اس راہ میں فنا ہو جائے۔ ساری دنیا مجھ پر لعنتیں ڈالے مگر میں خدا کی لعنت کو قبول نہیں کر سکتا اور جہاں تک (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے مقدس نظام کا تعلق ہے اس کی حفاظت میں ہمیشہ سینہ سپر رہوں گا۔ آپ بھی میرے لئے دعا کریں اور اپنے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اجتماعی رنگ میں اس عہد کو تادمِ آخر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرضی کہانی اور اصل حقائق

ایک بات جس کا میں نے کہا تھا میں بعد میں ذکر کروں گا وہ میرے ذہن سے اُتر گئی تھی۔ یہ جو فرضی کہانی ہے کہ چار لاکھ کے قریب جماعت سویڈن کا چندہ ہے اور اس میں سے ایک لاکھ بھی مالمو پر خرچ نہیں ہوتا۔ اس کا (تفصیلی تجزیہ) BREAK DOWN اب میں آپ کو بتا دیتا ہوں تاکہ یہ بتاؤں کہ ان میں سے کسی نے اتنی بھی عقل نہیں کی کہ دیکھ تو لیں کہ واقعاتی طور پر حقائق کیا ہیں۔ اعداد و شمار کیا ہیں۔

سویڈن کی جماعت کا چندہ گزشتہ ۳ سال سے گر رہا ہے۔ یہ بھی میرا خیال ہے ان باتوں کی ہی نحوست ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور یہ چار لاکھ تک کبھی بھی نہیں پہنچا۔ سارے شامل کر کے بھی نہیں پہنچا۔ جماعت کے خرچ کو چلانے کے لئے مرکز اپنے حصّہ سے جو حصّۂ مرکز کہلاتا ہے۔ جس کا تعلق خالصۃً مرکز کے فیصلے پر ہے جس جگہ چاہے خرچ کرے۔ اس ملک میں کرے۔ دنیا میں کہیں اور کرے اور اس ملک کا تعلق نہیں رہنا۔ اُسے اگر شامل بھی کر دیا جائے یعنی ابھی نکالا نہ جائے تو کل چندہ جو جماعت مالمو نے ادا کیا تھا وہ سال ۹۰ – ۹۱ء میں ایک لاکھ اکسٹھ ہزار چار سو آٹھ کرونر تھے۔ اس میں سے حصّہ مرکز جس کا مقامی طور پر کوئی حق نہیں ہوتا اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ ساٹھ ہزار چھ سو چوالیس ہے۔ گویا انہوں نے لازمی چندہ جات تحریکِ جدید، وقفِ جدید وغیرہ میں جو کُل ادا کیا وہ ایک لاکھ سات سو چونسٹھ کرونر تھا۔ اب اس کو یاد رکھ لیجئے۔ سارے سال میں وہ چندہ اگر سو فیصدی ان کی جماعت پر خرچ کیا جائے تو ایک لاکھ سات سو چونسٹھ بنتا ہے۔ اس کے مقابل پر سال ۹۰ – ۹۱ء میں مالمو پر خرچ ایک لاکھ اڑتیس ہزار تین سو تین تھا اور اس کے علاوہ مرمت مشن کے لئے چالیس ہزار کرونر الگ مرکز نے دیا۔ گویا ایک لاکھ اٹھہتر ہزار تین سو تین ان پر خرچ ہوا۔ ان کی طرف سے کل چندہ ایک لاکھ اکسٹھ ہزار ادا کیا گیا۔ حصّہ مرکز نکالا جائے جیسا کہ ہر جگہ سے نکالا جاتا ہے تو پیچھے ایک لاکھ سات سو چونسٹھ ان کا حصّہ ہے۔ ایک لاکھ اٹھہتر ہزار ان پر خرچ ہو رہا ہے اور ابھی مانگ رہے ہیں کہ باقی ہمارا واپس کرو۔ وہ کونسا باقی ہے۔ کہاں سے آیا۔ یہ تو ویسی بات ہے جیسے ایک اندھے کے ساتھ مل کر کسی نے حلوہ کھایا تھا تو تھوڑی دیر کے بعد اندھے کو خیال آیا کہ یہ آنکھوں والا ہے تیز نہ کھا رہا ہو اس نے تیزی سے شروع کر دیا اور پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے وہ دو ہاتھوں سے کھا رہا ہو۔ مجھے کیا پتہ ہے اس نے دو ہاتھوں سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر خیال آیا کہ میں اندھا ہوں۔ مجھے کیا پتہ ہو سکتا ہے کوئی اور اندھیر کر رہا ہو تو حلوہ اٹھا کر ایک طرف بیٹھ گیا کہ باقی میرا حصّہ ہے تو مالمو کی جماعت کا اندھا پن تو اس مقام پر پہنچ گیا ہے۔ دیکھا ہی نہیں کہ ہم کتنا دیتے ہیں۔ کتنا ہم پر خرچ ہو رہا ہے اور آپ باقی اٹھانے کی فکر میں ہیں کہ جی! جو کچھ مرکز والے اور سارے ہمارا کھا چکے ہو اب باقی ہمارا حصّہ ہمیں واپس کر دو۔

عقل کی کمی، تقویٰ کی کمی یہ دونوں طرح جہالت ہے اور نتیجہ وہی اندھیرا ہے جس اندھیرے سے (دینِ حق) بدنصیبوں کو نکال کر روشنی میں لے کر آیا تھا اور دلوں کے ٹیڑھے پن پھر لوگوں کو واپس انہی اندھیروں میں لے کر چلے جاتے ہیں۔ ساری عالمی جماعت کو اپنے لئے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے (ـ) جس روشنی کو دوبارہ ثریا سے کھینچ کر نیچے اتارا ہے اور جو (ـ) نور کی روشنی ہے کبھی بھی دوبارہ قیامت تک اٹھنے نہیں دیں گے۔ چمٹے رہیں گے۔ جان بھی جائے گی تو اس کو جانے نہیں دیں گے۔ ان اندھیروں کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ ان کے سایوں کو بھی کبھی قبول نہیں کریں گے جن کو جاہلیت کے اندھیرے کہا جاتا ہے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر مملکت نے اپوزیشن کی طرف سے قومی حکومت بنانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ منتخب حکومت ٹھیک کام کر رہی ہے کسی اور حکومت کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم سے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے اپنے گریبان میں جھانک لیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن سے ان کی جو ملاقات ہونے والی ہے وہ "معنی خیز" نہیں ہے

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ مجھے وزیراعظم ان لوگوں نے نہیں بنایا جو مجھ سے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ صدر سے ملاقات کرنے کے لئے "کون سی" اپوزیشن جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے استعفے کی بات کرنے والوں کو دس مرتبہ سوچنا چاہئے۔ صدر سے ملاقات کرنے کے لئے جانے والے وہ ہیں جو جمہوریت کو مستحکم ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو تین بار الیکشن ہارے ہوئے ہیں۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ زنا اور اغوا کے جرم میں موت کی سزا کا قانون ختم کیا جائے۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ ان میں کسی پر بھی صحیح طریقے سے مقدمہ نہیں چلایا گیا۔

○ بلوچستان اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں دوسرے صوبوں سے ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے سرکاری افسران کو واپس ان کے صوبوں میں بھیجے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ آل انڈیا ریڈیو نے بھارتی وزارت دفاع کے ایک سائنسی مشیر کے حوالے سے بتایا ہے کہ پاکستان کے پاس ۷-۱۰ ایٹم بم بنانے کا مواد موجود ہے۔

○ صدر نے کہا کہ اپوزیشن سے ملاقات تین چار دن کے بعد ہوگی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ بھٹو کا مقدمہ فوجی آمریت نے شرارت کے تحت سول عدالت کو بھیجا تھا۔ اگر ان کی مرضی کا فیصلہ نہ ہوتا تو وہ فوجی عدالت کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔ اگر میں چیف جسٹس ہوتا تو صدر سے کہتا کہ یہ مقدمہ فوجی عدالت میں چلایا جائے۔

○ اندرون سندھ اور کراچی کے علاقوں میں ۸۴ غیر ملکی تخریب کاروں کے داخل ہونے کی خبر ملنے کے بعد حساس مقامات اور اہم تنصیبات پر سخت حفاظتی انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ اہم جگہوں پر سادہ کپڑوں میں ملبوس گارڈ تعینات کئے گئے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ حکمرانوں اور اپوزیشن کے درمیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا مقابلہ جاری ہے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن نارسٹ سٹارم کے تیسرے مرحلے میں نوشہرو فیروز اور نواب شاہ کے علاقے سے ۵۰ پتھاریدار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جنگلات میں آپریشن کے باعث ڈاکو خفیہ پناہ گاہوں میں منتقل ہو گئے ہیں۔

○ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے لئے ۲۸ دسمبر کی تاریخ مقرر کر دی گئی ہے۔

○ سینیٹر طارق چوہدری نے وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے اپنے قانون دانوں کو مشورہ میں شرکت کے لئے بلا لیا ہے۔ مشورہ میں حاجی سیف اللہ بھی شامل ہوں گے۔

○ سابق نگران وزیراعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ سینیٹر سمیع الحق کا کال گرل سکینڈل ایک انتہائی اہم سرکاری ایجنسی نے بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر اور وزیراعظم اس ایجنسی کو روکیں یہ کھیل بہت خطرناک ہے ایسے کاموں سے حکومت کی بدنامی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس ایجنسی نے حکومت کے خلاف بیان دینے والے دیگر رہنماؤں کے بھی سکینڈل تیار کئے ہیں

○ ضلع شیخوپورہ کے سابق رکن صوبائی اسمبلی رائے احمد سعید کو ہزارہ میں قتل کر دیا گیا۔

○ کوئٹہ میں موسم کی پہلی برفباری ہوئی دو روز میں ۲۶.۷ ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔

○ ائر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کہا ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک کا کوئی فائدہ نہیں۔ صدر کو چاہیے کہ وہ تالیاں چھوڑ کر عادت کے مطابق عملی کام کریں۔

○ مولانا سمیع الحق کی جمعیت العلمائے اسلام نے آئی جے آئی کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے ان کو گلہ ہے کہ مولانا کے سکینڈل میں ان کی صفائی حکومت کی طرف سے پیش نہیں کی گئی۔

غیر ملکی خبریں

○ روس کی جمہوریہ رشیا میں واقع ایک مسلم ریاست چیچن انگوشیا میں مسلمانوں نے بغاوت کر دی ہے۔ جمہوریہ رشیا کے سربراہ بورس یلسن نے آزاد مسلم علاقے میں مارشل لاء لگا دیا ہے اور ہنگامی حالت کا اعلان کر کے سینکڑوں فوجیوں کو چیچن بھیج دیا ہے۔ مسلمانوں کے بپھرے ہوئے ہجوم نے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا روس کا مسافر بردار طیارہ اغوا کر کے اپنے علاقے میں اتار لیا گیا۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ صورت حال انتہائی دھماکہ خیز ہے۔

○ اسرائیل کے ساتھ مذاکرات سے قبل فلسطینیوں نے چار شرائط پیش کر دی ہیں۔ فلسطینی نمائندے اشرفی نے کہا ہے کہ آئندہ مذاکرات واشنگٹن میں ہونے کی خبریں محض افواہیں ہیں۔ تاہم اردن نے آئندہ مذاکرات واشنگٹن میں کرانے کی حمایت کی ہے۔

○ فلسطینیوں کے ایک گروپ الفتح کو شام میں کام کرنے کی اجازت دے دی۔

○ جرمنی میں غیر ملکی باشندوں پر جو حملے کئے گئے ہیں ان حملوں کے خلاف جرمن باشندوں نے مظاہرے کئے ہیں مظاہرین نے نسل پرستی کے خلاف اور صبر و تحمل اپنانے کے حق میں پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں۔ معدہ کے امراض۔ کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ

روزنامہ
الفضل
ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان ۶۴۹ : رہائش ۷۱

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ ۲ پرملیس
رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ
زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گرلز چوک۔ اوکاڑہ

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ "جرمن ہومیو علاج" جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"

تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتہ، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں

آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"

عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۲۱۴۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک گولڈ سمتھ فون ۶۴۳ / ۵۵۰

اقصیٰ روڈ (طارق مارکیٹ) ربوہ

عبدالمنان ولد میاں عبدالسلام صاحب

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

ہومیوپیتھی

(فضل الٰہی کا نزول خاص)

اولاد، چہرے کا روپ نکھار، رنگ گورا کیل داغ دھبے، مٹاپا، جسم کی خارش، موتیا، یرقان، دمہ = فی کورس -/۱۰۰ بمعہ خرچ

ڈاکٹر خلیل احمد قریشی ۱۰/۱۰۰ FS ملیر کراچی ۳۷

حبوب مفید اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام ــ -/۱۵ روپے

۶۰ گرام ــ -/۴۵ روپے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ ربوہ

خوشخبری

ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

شیائے غلام نبی اینڈ سنز

۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھرا ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون نمبر ۷۶۴۹۷-۰۴۳۱

سب آفس چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴-۰۴۳۱

زیر نگرانی: **حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

برانچیں: ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ لاہور: بالمقابل مسجد چک مزنگ جوہر ٹاؤن کیمپس روڈ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ، کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳۔ اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹، گلی نمبر ۱۱ سیکٹر ۱/۲-۹ نزد انڈسٹریل ایریا، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

یونائیٹڈ موٹرز

نئی اور سیکنڈ ہینڈ گاڑیوں کی خرید و فروخت کا واحد مرکز

سیکٹر ۱ D علامہ اقبال روڈ میرپور آزاد کشمیر فون نمبر ۴۳۲۵

پروپرائیٹر عبدالحفیظ

یونائیٹڈ آٹو الیکٹرک ورکس

سیکٹر C-1 علامہ اقبال روڈ

میرپور آزاد کشمیر

پروپرائیٹر: عبدالرشید

فون PP. ۴۳۸۶

ضرورت ہے

میرپور خاص میں فل ٹائم چوکیدار / ملازم کی ضرورت ہے۔ رہائش مفت فراہم کی جائے گی۔ **سالانہ یا ششماہی چھٹی**

ریٹائرڈ صحت مند افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں مکمل کوائف کیساتھ امیر / صدر کی تصدیق سے ارسال کریں۔

پتہ:۔ **ولی اللہ خان** ایڈمنسٹریٹر || سن رائز گرامر سکول میرپور خاص سندھ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دو۔

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داد چیچک وغیرہ کے لئے کیور ہیٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز **فری لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ کراچی لاہور فون ۶-۶

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶۔ بلینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور اب اسکی بجائے اسی مارکیٹ کی دکان نمبر ۸۴ میں منتقل ہو گیا ہے۔ ||| موسم گرما کے اوقات کار

اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵½ بجے سے ۷½ بجے تک

ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کریگا۔

ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کریگا۔

خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ

حال لاہور

پتہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں